REGD No. L. 5254.

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعہ

یکم جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۴ صلح ۱۳۳۶ ہش ۴ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ جنوری ۱۹۵۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو دانت میں درد کی بدستور شکایت ہے۔ غالباً دوبارہ پیپ بن رہی ہے۔ اعصابی بے چینی بھی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

امریکہ، افریقہ اور یورپ کے متعدد ممالک میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی اور اس کے غیر معمولی خوشکن نتائج

ڈچ گی آنا میں چار سو افراد کا قبول احمدیت۔ فلپائن میں ۶۱ افراد کا قبول اسلام۔ سکنڈے نیویا میں نئے مشن کا قیام

ترجمۃ القرآن اور تفسیر کا کام۔ ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر۔ سلسلہ کی مصنفات خریدنے کی تحریک

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو روح پرور تقریر فرمائی اپنے الفاظ میں اس کے ملخص کی آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔ پہلی دو قسطیں الفضل مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۶ء و یکم جنوری ۱۹۵۷ء میں شائع ہو چکی ہیں (ادارہ)

بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے ماتحت کام کرنیوالے مبلغین اسلام

تحریک جدید کے زیر اہتمام بیرونی ممالک میں جو احمدی مبلغین فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے میں مصروف ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعداد تفصیلاً بتاتے ہوئے فرمایا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے صرف چند ایک مبلغ باہر کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ انڈونیشیا۔ بورنیو۔ سیلون۔ ماریشس بلاد عربیہ۔ امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک مثلاً انگلستان۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی ہالینڈ۔ سپین اور سکنڈے نیویا وغیرہ میں کم و بیش ۲۷۳ احمدی مبلغین فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ صرف بیرونی ممالک کے مبلغین کی تعداد ہے۔ پاکستان اور بھارت میں جو مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔ اس سے دوست اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چندہ تحریک جدید سے تبلیغ کا کتنا وسیع کام ہو رہا ہے۔

مساجد کی تعمیر

بیرونی ممالک میں جو مساجد تعمیر ہو رہی ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا انڈونیشیا، افریقہ اور یورپ کے کئی ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں یا ہونے والی ہیں۔

اس سال ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف احمدی مستورات کے چندہ سے ہی ایک نہایت عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن اس پر جو خرچ ہوا ہے۔ وہ ابتدائی اندازے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس وقت تک مستورات نے جو چندہ دیا ہے۔ ۹۱ ہزار روپیہ اس سے زائد خرچ ہو گیا ہے مستورات کو چاہیئے کہ جلد یہ رقم جمع کر دیں۔

بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی اور اسکے خوشکن نتائج

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں جماعت کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی اور اسکے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض نئے مشن بھی قائم ہوئے ہیں بعض ممالک میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اور بعض ممالک میں نمایاں کامیابی کے روشن امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ سکنڈے نیویا میں ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے۔ جنوبی روڈیشیا نیاسالینڈ اور بلجیم کانگو میں تبلیغ کے نئے راستے کھلے ہیں ان ممالک سے آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ بکثرت اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ فلپائن ایک ایسا ملک ہے جہاں سے تلوار کے زور سے اسلام کو نکالا گیا تھا۔ اب وہاں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن سے امید ہے کہ ہم جلد دلائل و براہین کے زور سے پھر اس ملک کو اسلام میں داخل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے وہاں اپنا ایک مبلغ بھیجنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن حکومت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے وہاں ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ باوجود اسکے کہ ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ ابھی وہاں نہیں گیا۔ پھر بھی اس وقت تک ۶۱ طلباء اسلام قبول کر چکے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر) جرمنی سے اطلاع آئی ہے کہ چار اشخاص مسلمان ہو چکے ہیں۔ جن میں ایک پادری بھی شامل ہے۔ امریکہ میں بھی ایک پادری نے اسلام قبول کیا ہے سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ ڈچ گی آنا سے ہمارے مبلغ نے پہلے اطلاع دی تھی کہ ۲۰۰ اشخاص نے بیعت کر لی ہے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ اس وقت تک چار سو افراد جماعت میں داخل ہو چکے ہیں الحمد للہ (نعرہ ہائے تکبیر) جنوبی ہندوستان اور جزائر لکادیپ و مالادیپ میں بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ بھارت کے ایک سکھ رئیس نے اپنی ایک خواب کی بناء پر اسلام قبول کیا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ ہم ایک مرتد کی جگہ مومنوں کو ایک قوم دیں گے۔ فتنہ منافقین کے بعد ہزاروں ہزار نئے افراد ہمیں دیئے ہیں۔ اور اس طرح اپنی مدد اور نصرت کا روشن نشان ظاہر کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۵۷ء

اسلام کو مغرب میں کس طرح پیش کیا جائے

کل کے الفضل میں ہم نے "دنیا روحانیت کی پیاسی ہے" کے زیر عنوان چند باتیں پیش کی تھیں۔ اور کہا تھا کہ دانشمندانِ مغرب بھی اس کو شدت سے محسوس کرنے لگے ہیں۔ ایسے لوگوں میں برطانیہ کے مشہور و معروف تاریخ دان اور فلسفی مسٹر آرنلڈ جے ٹوین بی اس تعلق میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی ایک تقریر کا جو امریکی رپورٹر دہلی میں شائع ہوئی ہے۔ طویل اقتباس ہفت روزہ ایشیا لاہور سے درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"روحانی خلا:۔ عصر حاضر کا انسان اپنے روحانی خلاء کو کس طرح پُر کرے گا؟ یہ خلا جدید سائنس کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوا ہے۔ سائنس نے قدیم مذہبی عقائد کو اکھاڑ کر پھینک تو دیا۔ لیکن خلاء کے پُر کرنے میں وہ ناکام ثابت ہوا ہے۔ سائنس نے انسان کو مادہ اور انسانی جسم پر کنٹرول قائم کرنے کی حد سے زیادہ طاقت اور استعداد بخش دی ہے۔ لیکن ضبط نفس کے کام میں وہ انسان کی کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اور فی الحقیقت ضبط نفس ہی ہمیشہ انسان کا سب سے زیادہ اہم اور دشوار مسئلہ رہا ہے۔

آج اس خلا کے پُر کرنے کی خصوصیت کے ساتھ اس لئے ضرورت ہے، کہ مادیات پر قابو حاصل کرنے کی صلاحیت میں غیر معمولی ترقی ہو گئی ہے۔ اس کی مثال اس نوجوان کی سی ہے۔ جس نے اپنے کو سن رسیدہ انسانوں کے اسلحوں سے مسلح تو کر لیا ہو۔ لیکن جس کی عقل ابھی پختہ نہ ہوئی ہو۔ ایسا نوجوان اپنے ساتھیوں اور خود اپنی ذات کے لئے اس وقت تک خطرہ بنا رہے گا۔ جب تک کہ وہ روحانی نقطۂ نظر سے بھی اتنے ہی وسائل سے بہرہ مند اور ترقی یافتہ نہ ہو جائے۔

لیکن روحانی پختگی سائنس کے ذریعے نہیں بلکہ مذہب کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے، کہ بیسویں صدی کا انسان از سر نو سچے مذہب کی تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اس مذہب کو تلاش کرے گا۔ لیکن میرا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ یہ مذہب روایتی مذہب سے اتنا مختلف ہو گا۔ کہ پہلی نظر میں انسان کے لئے اس مذہب کا پہچاننا ناممکن ہو گا۔

وہ کونسا معیار ہے۔ جس کے ذریعہ ہم معلوم کر سکیں۔ کہ سچا مذہب یہی ہے۔ غالباً وہ کسوٹی یہ ہو گی۔ کہ اس مذہب میں انسانی مشکلات اور مصائب کے حل کرنے کی کتنی استعداد اور صلاحیت ہے۔ مستقبل میں ہمارے سامنے آتشین امتحان کا جو وقت آنے والا ہے اس میں ہماری اس مصیبت کے اور زیادہ ترقی کر جانے کا امکان ہے۔"

مولانا امام الدین صاحب رام نگری جنہوں نے اس تقریر کا ترجمہ ایشیا میں شائع کیا ہے۔ اس پر تبصرہ بھی فرماتے ہیں۔ تبصرہ کا متعلقہ حصہ حسب ذیل ہے:۔

"مسٹر ٹوئن بی انسانی معاشرے کے بگاڑ کا یہ راز بھی پا گئے ہیں۔ کہ سائنس کے ذریعہ انسان کے مادیات پر روز افزوں غلبہ و اقتدار نے اسے روحانیت سے بیگانہ بنا دیا ہے۔ اور روحانیت سے یہی دوری انسان کی ہلاکت و تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ نیز یہ کہ سائنس روحانیت کے خلاء کو پُر کرنے سے عاجز محض ہے۔ اس خلاء کو مذہب ہی بھر سکتا ہے۔ مسٹر ٹوئن بی کو یقین ہے۔ کہ انسان چار و ناچار مذہب کی جستجو کے لئے اٹھے گا۔ اور چونکہ یہ اس کی ناگزیر ضرورت ہے۔ اس لئے وہ مذہب کو پا بھی لے گا۔ لیکن وہ مذہب ہو گا کیسا؟ یہ مسٹر ٹوئن بی کو نہیں معلوم البتہ ان کے وجدان نے ایک منفی اور ایک مثبت علامت بتا دی ہے۔ منفی علامت یہ کہ وہ ایسا مذہب ہو گا۔ جس میں انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہو گا۔

کتنی صحیح نشاندہی کی ہے۔ آئندہ مذہب کی مسٹر ٹوئن بی کے وجدان نے۔ یہ ایسی حقیقت کا ثبوت ہے۔ کہ مذہب انسانی خطرے کا ناگزیر مطالبہ ہے۔

__مایوسی کیوں؟__ مسٹر ٹوئن بی جو رواجی مذہب کی طرف سے مایوس ہیں۔ ان کی یہ مایوسی بالکل درست ہے۔ ان کے سامنے موجودہ عیسائیت اور یہودیت میں سے کوئی مذہب ہو گا۔ اور زیادہ سے زیادہ یہ کہ دونوں ہوں گے۔ بلاشبہ یہ مذاہب کسی سوچنے سمجھنے والے دماغ کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ اب رہا اسلام جو مسٹر ٹوئن بی کے وجدان کو سو فی صدی مطمئن کر سکتا ہے۔ تو وہ اس سے ناواقف ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اس میں کوتاہی کس کی ہے؟ اسلام کے علمبرداروں کی یا مسٹر ٹوئن بی کی؟ عیسائیت اور یہودیت کی طرح اسلام بھی تو آج ناقص اور مسخ شدہ صورت ہی میں دنیا کے سامنے موجود ہے؟ اگر اسلامی ممالک میں ایک انسانی نظامِ زندگی کی صورت میں مکمل اسلام موجود ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ مسٹر ٹوئن بی کی تقریر کا خاتمہ کسی دوسری صورت میں نہ ہوتا۔ اگر حسن البنا شہیدؒ کی مصر میں اور ابوالاعلیٰ مودودی کی پاکستان میں مخالفت نہ کی جاتی۔ جب بھی اسلامی نظام زندگی بڑی حد تک روشنی میں آ جاتا۔ مگر ان ملکوں میں اسلام کے نام پر دستور بنانے والوں نے ہی اسلام کی راہ روک رکھی ہے۔ اور ان دونوں ملکوں میں اسلام کا نام لے کر اسے مزید مسخ کیا جا رہا ہے۔ اور یہی کچھ ایران میں ہو رہا ہے۔ اسلام کے علمبرداروں کا شمار ملک کے باغیوں میں ہو رہا ہے۔ اور اسلام کے باغی اسلام کے نام پر حکومت کر رہے ہیں۔

اگر ہندوستان میں ۱۹۱۴ء کا کوئی ابوالکلام آزاد ہوتا۔ اور ہندوستان کا دارالعلوم دیوبند اور مصر کا جامعہ ازہر ہندوستان زدہ اور مصر خوردہ ہو کر نہ رہ گیا ہوتا۔ اور اسلام کے یہ علمبردار علمی طور پر ہی سہی۔ اسلام کے تعارف کے متعلق اپنا فرض انجام دیتے۔ تو دنیا اسلام سے اتنی ناآشنا نہ ہوتی۔ کیا اکابر دیوبند اور مصر سے آئے ہوئے جامعہ ازہر دو بزرگوار نمائندے ایک لمحہ کے لئے مسٹر ٹوئن بی کی تقریر پر غور فرمائیں گے؟ اور جماعت اسلامی اور اخوان المسلمون کے خلاف پراپیگنڈا بند کر کے دنیا کو اسلامی نظام زندگی سے متعارف کرنے کا فرض انجام دیں گے؟" (ایشیا لاہور مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۶ء)

ہم نے تبصرہ کا یہ ٹکڑا بغیر کانٹ چھانٹ کے مکمل درج کر دیا ہے۔ تا کہ مترجم کا مافی الضمیر پوری طرح سامنے آ جائے۔ اور ہم جو کچھ اس بارہ میں کہنا چاہتے ہیں۔ وہ مترجم ان کے ہم خیالوں اور دیگر احباب کی سمجھ میں آ جائے۔ اور وہ اس پر غور کریں۔

اول بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مترجم کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ کہ مسٹر ٹوائن بی اسلام سے بالکل ناآشنا ہیں۔ انہوں نے اسلام کا بھی بہت کچھ مطالعہ کیا ہے اور اپنے نقطۂ نظر سے اسلام کی بعض خوبیوں کے قائل بھی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف یہودیت اور عیسائیت کو مذاہب کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ بلکہ بہت سے مستشرقین کے خلاف اسلام کو بھی اسی ایک سلسلہ کی کڑی تسلیم کیا ہے۔ اور ان تینوں مذاہب کو مذہب کا ایک بڑی حد تک صحیح تصور خیال کیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ان کا ایک طویل مضمون انگریزی ہفت روزہ گوڈلیر میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مذہب کی اشد ضرورت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر یہ تینوں مذاہب اپنے تفرقات دور کر دیں۔ تو دنیا کی نجات ان کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔

اس مضمون میں آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لائے بغیر موجودہ تہذیب کی مشکلات کا حل ناممکن ہے۔ یہاں تک ہم آپ کو موحد سمجھ سکتے ہیں۔ آپ ان تینوں مذاہب سے کسی حد تک اس لئے ناامید ہیں۔ کہ یہ تینوں اپنی اپنی جگہ صرف اپنے تئیں اچھا سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح ہر ایک دوسرے دونوں کی تردید کرتا ہے۔ اس لئے ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر آپ کو سلسلۂ رسالت کا قائل کیا جا سکے۔ اور یہ سمجھایا جائے، کہ اس سلسلہ میں بھی زمانہ کی ضروریات کے مطابق ایک ارتقاء ہے۔ اور تمام کمالات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات میں مجتمع ہو گئے ہیں۔ تو یقیناً آپ کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام کا صحیح موازنہ کر سکیں گے۔

یاد رہے کہ مسٹر ٹوائن بی اس معاملہ میں منفرد مثال نہیں ہیں۔ مغرب میں بہت سے متلاشیانِ حق کی مشکل یہی ہے۔ کہ وہ رسالت اور سلسلہ رسالت کی حقیقت کو اس طرح نہیں سمجھتے۔ جس طرح مکمل طور پر اسلام نے اس کو پیش کیا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ تبصرہ نگار نے جن مصلحین کا اس ضمن میں نام لیا ہے۔ وہ اور ان کی تحریکیں ایسے لوگوں کے سامنے اس معاملہ کی حقیقی صورت پیش کرنے کی بجائے ان کے اعتراض کو تقویت دینے کا باعث ہیں۔ جو یہ ہے کہ یہ تینوں مذاہب باوجود بعض باتوں میں متفق ہونے کے ایک ہی سلسلہ کی ارتقائی کڑیاں نہیں بلکہ ایک دوسرے سے برسر جنگ و جدل ہیں۔ ان کی یہ مشکل اسلام کو اس طرح پیش کرنے سے ہی حل ہو سکتی ہے۔ جس طرح خود قرآن کریم نے اس کو پیش کیا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمان علماء اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ جن مصلحین اور ان کی تحریکوں کا تبصرہ نگار نے ذکر کیا ہے۔ ہمارے خیال میں وہ بھی اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو اس حقیقت سے آشنا کرنے کے لئے بلکہ اسلامی تحریک کو کسی صورت میں بھی کامیاب کرنے کے لئے جو طریق کار ان مصلحین اور ان کی تحریکوں نے اختیار کیا ہے، وہ نہ صرف یہ کہ ایسی کامیابی کے لئے غیر موزوں ہے بلکہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ اور

(باقی صفحہ ۵ پر)

۱۶

عائلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم

تقریر مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے

برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے جو تقریر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کے پہلے اجلاس میں فرمائی اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے (ادارہ)

یورپ کے رجحانات

یورپ کے ان رجحانات کے کئی اسباب ہیں۔ صنعتی ترقی اور اس ترقی کا دباؤ اس قدر شدید ہے۔ کہ لوگوں کا آپس میں سخت مقابلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس مقابلے کو ختم کرنے کے لئے سوشلزم اور کمیونزم کی تحریکیں جاری ہوئی ہیں۔ ان تحریکوں نے لوگوں میں آپس کا مقابلہ اور افراد کی ایک دوسرے کے خلاف تگ و دو کو تو کم کر دیا ہے۔ لیکن افراد کی اہمیت کو بھی ختم کر دیا ہے۔ ان تحریکوں کے تحت افراد اپنے طور پر سوچنے اور اپنے اختیار سے کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔ بلکہ ہر فرد ایک بڑی تمدنی مشین کا پرزہ بن کر رہ گیا ہے۔ زمیندار زمیندار نہیں بلکہ ایک نوکر ہے۔ اس کا دماغ سوچنے والا نہیں بلکہ ایک ماتحت کام کرنے والا دماغ بن گیا ہے۔ دماغی کام کرنے والے بھی ایجاد کے شوق سے نہیں بلکہ اپنے مالکوں اور افسروں اور حاکموں کی مرضی پوری کرنے کے لئے دماغوں سے کام لیتے ہیں۔ گویا جس طرح جوائنٹ فیملی افراط سے کام لیتا ہے سوشلزم اور یورپ کا موجودہ دور تفریط سے کام لیتا ہے۔ جوائنٹ فیملی۔ فیملی کو ضرورت سے زیادہ وسعت دیتا ہے۔ اور سوشلزم فیملی کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ اینگلز نے جو مارکس کا سب سے بڑا رفیق تھا صاف لکھا کہ سوشلزم کے ماتحت عورتیں گھروں سے باہر نکل آئیں گی۔ کیونکہ سب کے لئے کام اور کمائی کے مواقع بہم پہنچائے جائیں گے۔ ادھر بچوں کی پرورش کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس لئے بچوں کے پالنے کا فکر بھی نہ رہے گا۔ اور عورتوں کو جو نان نفقہ کی وجہ سے اور میاں بیوی دونوں کو بچوں کی پرورش کی خاطر ایک فیملی کی صورت میں اور ایک عہد کے ماتحت اکٹھا رہنا پڑتا تھا۔ اب اس کی ضرورت نہ رہے گی۔ مجموعی نتیجہ سوشلزم کا یہ ہوگا۔ کہ فیملی کا نظام ختم ہو جائے گا۔ اینگلز نے یہ پیشگوئی کی اس پیشگوئی میں ظاہر ہے کہ اس کی اپنی تمنا کو زیادہ دخل ہے۔ اور علمی نظر کو کم۔

سوشلسٹ اصولوں کی ناکامی

شروع شروع میں جب روس میں سوشلسٹ اصولوں کو جاری کیا گیا۔ تو یہی سننے میں آیا کہ روس نے فیملی کے طریق کو ختم کر دیا ہے۔ کچھ دنیا کی مخالف تنقید سے ڈر کر۔ کچھ حالات سے مجبور ہو کر روس نے جلدی اس کوشش کو ترک کر دیا گیا۔ لیکن ان کا یہ خیال کہ دنیا میں سوشلسٹ نظام سے فیملی کمزور ہو جائے گی ایک بیج کی طرح کام کرتا رہا ہے۔ اور یورپ میں مجموعی طور پر فیملی کا نظام واقعی کمزور ہوتا چلا گیا ہے کیونکہ جن ملکوں میں سوشلسٹ نظام نہیں ہے۔ وہاں بھی صنعتی نظام اتنی وسعت اختیار کرتا چلا گیا ہے۔ اور عورتوں کو اس کثرت سے گھروں سے باہر نکل کر کام کرنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ یا اس حد تک وہ کام کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں کہ فیملی کے نظام کی وہ صورت نہیں رہی جو اس دور سے پہلے تھی۔ اور فیملی کے کمزور ہونے سے افراد کی ذہنی اور تربیت میں نقص پیدا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا تھا ایک قوم اور قوم کا ہی سوال کیا بنی نوع انسان کی آئندہ نسلوں کو اچھے کردار اور اچھے جذبات سے آراستہ کرنے کا کام دراصل فیملی کی انسٹی ٹیوشن کے ذریعہ ہی ہو سکتا تھا۔ میاں بیوی کو اپنے اپنے گزارے اور اپنے کام کے لئے ایک دوسرے کی احتیاج نہ بھی۔ ایک دوسرے کی محبت اور ایک دوسرے کے سہارے کی ضرورت ضرور ہے۔ اور دونوں کا اکٹھے رہنا اور ایک عہد کے ماتحت رہنا بچوں کی پرورش کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس لئے یورپ میں بھی جو سوچنے کا مادہ رکھتے ہیں۔ وہ اس صورت حالات سے سخت خائف ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فیملی کے کمزور ہونے سے آئندہ نسلوں میں انسانی قدروں کا تباہ ہونا لازمی ہے۔ بچوں میں اپنے بڑوں اور بزرگوں پر اعتماد نہ ہوگا خود اپنے مستقبل کے متعلق ان کے دلوں میں کوئی خاص امیدیں یا امنگیں نہ ہوں گی۔ گویا مل ملا کر بنی نوع انسان کا مستقبل ایک تاریک مستقبل بن گیا ہے۔ اسلام نے فیملی کے نظام میں ایک وسطی صورت اختیار کی ہے۔ نہ ہندوؤں والی وسعت اس میں رکھی ہے جس سے انسانی مساوات کو کوئی خطرہ بنیں۔ اور افراد کی شخصیت کو ضرورت سے زیادہ کمزور کر دیا گیا ہے۔ نہ ہی اس میں وہ شدید انفرادی رجحانات ہیں جن سے یورپ اور امریکہ کی ان قوموں کو سابقہ ہے جو سوشلسٹ نظام کو قبول نہیں کر رہیں۔ نہ ہی وہ رجحانات ہیں جو سوشلسٹ ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن سے گویا فیملی کے نظام کو توڑ کر سوسائٹی میں مدغم کر دیا گیا ہے۔

اسلام کا دوسرا امتیاز

دوسرا امتیاز اسلامی تعلیم کا یہ ہے کہ جہاں تمدنی ضروریات کے ماتحت دو فریقوں کو آپس میں کوئی معاملہ کرنا پڑے اور ان کے آپس کے حقوق کا سوال پیدا ہو۔ جیسے مرد اور عورت میں تو اسلام مساوات کا طریق اختیار کرتا ہے۔ جب مد مقابل فریقوں میں صلاحیتوں یا مناصب وغیرہ ان کے الگ الگ کاموں کے لحاظ سے فرق ہو جیسے مرد اور عورت میں ہے تو اسلام اگر ایک فریق کو بظاہر زیادہ حق دیتا ہے۔ تو دوسرے فریق کو اس کے مقابل میں کوئی نہیں تو کچھ اور حق دے دیتا ہے۔ مثلاً طلاق میں مرد کو بظاہر اختیار زیادہ ہے۔ یعنی یہ کہ وہ بغیر عدالت کے طلاق کے بارے میں قدم اٹھا سکتا ہے۔ لیکن اسے مہر ہر صورت چھوڑنا پڑتا ہے۔ تاہم حق کے مقابلے میں کچھ بار اس پر ہو۔ عورت طلاق کے بارے میں عدالت کے بغیر چارہ جوئی نہیں کر سکتی۔ لیکن اس کو یہ زائد سہولت دی گئی ہے۔ کہ اگر عدالت کی تحقیق میں یہ بات کھل جائے کہ عورت مرد کے ظلم سے مجبور ہو کر یہ قدم اٹھا رہی ہے۔ تو پھر اسے مہر بھی مل جاتا ہے۔ ہاں ایسی صورت میں کہ عورت محض طبیعت کے تضاد کی وجہ سے یا دل کی نفرت کی وجہ سے طلاق یا خلع کروانا چاہتی ہو۔ تو اس صورت میں اسے مہر کی رقم چھوڑنی پڑتی ہے۔ اسی طرح مرد اگرچہ عورتوں پر قوام یعنی ان کے نگران ہیں۔ اور بڑے بڑے معاملات میں ان کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے لیکن گھر کے اندر عورت حکمران ہے۔ اور چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کے سوال میں عورت یعنی ماں کا حق ہر صورت مقدم ہے نہ صرف اس کے جذبات کی خاطر بلکہ خود بچوں کی تربیت کی خاطر کیونکہ اب یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ بچوں کو ماں کی محبت سے محروم کرنا ان کو ہمیشہ کے لئے ناقص العقل ناقص

چند مرمت مقدس مقامات کو یاد رکھیں

– از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی –

قادیان کے مقدس مقامات کو گزشتہ بارشوں اور سیم وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے پیش نظر الفضل میں متعدد مرتبہ تحریک شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس مد میں ایک ہزار روپیہ کا گراں قدر چندہ عنایت فرمایا ہے۔ دوسرے احباب بھی حسب توفیق اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ یہ ایک اہم قومی فریضہ ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد – دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ

جذبات اور ناقص کردار والا بنا دیتا ہے۔ اگر بعد میں کوئی دماغی فتور یا کردار کا کوئی بڑا نقص پیدا ہو جائے۔ تو کریدنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ان بچوں کو بچپن میں ماں کی محبت سے محروم کیا گیا ہے۔ یورپین اثر کے ماتحت اب عورتیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ گھروں سے باہر وقت صرف کرتی ہیں۔ اس سے بچے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اور بڑے ہو کر وہ بعض دفعہ اپنے والدین سے انتقام لیتے ہیں۔ اور اس انتقام کی کئی صورتیں ہیں۔ بچے بھی اتنا شعور رکھتے ہیں۔ گو وہ زبان سے اس کا اظہار نہ کر سکیں۔ کہ ان کی مائیں جب ان سے دُور ہوتی ہیں۔ تو اپنے شوق کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ یا کسی اہم ضرورت کے ماتحت ایسا کرتی ہیں۔ وہ بچوں کو بہت زیادہ نفسیاتی صدمہ پہنچاتی ہیں۔ اور بڑے ہو کر ایسے بچے اپنی ماؤں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایسے دل اور دماغ لے کر بڑے ہوتے ہیں۔ جن سے ان کی ماؤں کو بھی دکھ ہوتا ہے۔ اور قوم کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ تو گھر کے اندرونی نظام میں اسلام نے عورت کو حاکم قرار دیا ہے۔ اس سے مرد اور عورت کے حقوق میں توازن بھی قائم ہو جاتا ہے۔ اور بچوں کی پرورش کا سامان بھی بہترین صورت میں ہونے لگتا ہے۔

تیسرا امتیاز

تیسرا امتیاز اسلامی تعلیم کا یہ ہے۔ کہ اسلام میں تمام قسم کی انسانی اور تمدنی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ آج پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر خود اسلامی ملکوں میں یورپین اثر کے ماتحت اسلام میں تعدد ازدواج پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یورپین اہل فکر ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ تعدد کو کسی نہ کسی شکل میں قانوناً جائز قرار دینا پڑیگا۔ لیکن قطع نظر اس کے یہ بھی سوچنے کے قابل بات ہے۔ کہ اگر تعدد کی اجازت نہ ہو۔ تو ایسا قانون لچک اور ہمہ گیری کے لحاظ سے ضرور ناقص رہ جائے گا۔ اسی کی اجازت قانون کو زیادہ مکمل بنا دیتی ہے۔ اور جب کسی فرد کے یا کسی زمانے کے حالات ایسے ہوں۔ جن میں تعدد مفید اور ضروری ہو۔ تو قانون میں اس کی گنجائش موجود ہوگی۔ اگر ایسی اجازت نہ ہو۔ تو حالات کے پیدا ہونے پر بھی قانون میں گنجائش نہ ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس اجازت کا غلط استعمال بھی ہوتا ہے۔ اور ظالمانہ استعمال بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب قانون کا سوال ہوگا۔ یقیناً جس قانون میں وسعت ہوگی۔ جس میں ایک سے زیادہ قسم کے حالات کا خیال رکھا گیا ہوگا۔ بہتر ہوگا۔ اس قانون سے جس میں صرف ایک ہی قسم کے حالات کا خیال رکھا گیا ہو۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ ہر نقص اور لوگوں کی تمام قسم کی غلطیوں اور غلط فیصلوں کا علاج قانون میں نہ ہو سکتا ہے۔ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے شخصی آزادی اور شخصی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ اور ایسی قانون بندی نہ صرف نیچر کے خلاف اور غیر طبعی ہے۔ بلکہ اس غرض کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور وہ غرض ایک ایسے کامل کا وجود ہے۔ جو اپنے کاموں میں مختار ہو۔ اس لئے چوتھا امتیاز اسلامی تعلیم کا یہ ہے کہ گو اسلام ایک مکمل قانون اور ضابطہ پیش کرتا ہے۔ لیکن اس قانون کے استعمال کی ذمہ داری خود اس شخص پر رکھتا ہے۔ جو اس کے ماتحت کوئی قدم اٹھاتا ہے۔ تعدد کی اجازت ضرور ہے۔ طلاق کی صورت بھی قانون میں ہے، پردہ بھی ہے۔ اس میں رعایتیں بھی ہیں۔ لیکن ان رعایتوں کے اطلاق کی ذمہ داری خود ان پر ہے جو اس قانون کو استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح اسلام فرد کی ذمہ داری اور اس کی حریت کو قائم رکھتا ہے۔

چوتھا امتیاز

چوتھا امتیاز اسلامی تعلیم کا یہ ہے۔ کہ قانون بیان کرنے کے بعد اس میں تلقین اور تحریص اور لوگوں میں نیک اقدام اور نیک عمل کی تحریک کا طریق بھی ہے۔ تاکہ کمزور انسان اس طرح ہی حسن عمل کی توفیق پاتے رہیں۔ مثلاً عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال میں بڑی کثرت سے ملتی ہے۔ بعض تاریخی موقعوں پر جبکہ بعض خاص امور ہی بیان کئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی موثر الفاظ میں اس فرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حجۃ الوداع کا خطبہ

چنانچہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں آنحضور علیہ السلام نے فرمایا :۔

"اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں۔ اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں۔ اور ایسی کمینگی کا طریق اختیار نہ کریں جس سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو۔ اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کی عزت کو بٹہ لگانے والی ہو۔ تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور وجود ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کر سکتی۔ تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی۔ تو خدا تعالےٰ کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے۔ پس خدا تعالےٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا"

پھر بعض اقوال تو حضورؐ کے اس موضوع پر ایسے ہیں۔ جو گویا حضور علیہ السلام کے عظیم ترین اقوال میں گنے جانے کے قابل ہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا :۔

خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔

کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو اپنی بیوی سے سلوک میں بہتر ہے۔ اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

شاید دنیا کی تاریخ میں عورتوں سے حسن سلوک کی تلقین کے لئے اس سے بہتر اور پُر زور اور پُر مغز فقرہ کبھی نہیں کہا گیا۔ کیونکہ عورت سے حسن سلوک ایک خُلق ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑی تمدنی ضرورت ہے۔ میں نے شروع میں کہا تھا۔ کہ تمام بڑی عمر کو پہنچنے والے لڑکوں اور لڑکیوں۔ مردوں اور عورتوں کا کردار ان کے بچپن کے زمانے میں ڈھلتا ہے۔ اور ماں کی محبت کے بدلے میں بچوں نے جو کچھ بھی سیکھنا اور کرنا ہوتا ہے۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ بچوں کے دل میں ماں کا اکرام کس قدر اور کس قسم کا ہے۔ بچوں کے سامنے سلوک کا صرف وہ نمونہ ہوتا ہے۔ جو ان کا باپ ان کی ماں سے کرتا ہے، اس سے جو اثر ان کی نازک طبیعت پر ہوتا ہے، وہ ہمیشہ رہنے والا اثر ہوتا ہے۔ اگر وہ باپ کو دیکھتے ہیں، کہ وہ ان کی ماں کا اکرام کرتا ہے۔ اگر وہ دیکھتے ہیں کہ باپ کے سلوک میں بے نفسی اور قربانی پائی جاتی ہے۔ اور یہ قربانی ان کی ماں کی خاطر ہے۔ تو بچے بھی اپنی ماں کو اکرام کے قابل سمجھنے لگتے ہیں اور اسی کا فائدہ خود ان کو ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر وہ ماں کی نصیحتوں پر کان بھی دھرتے ہیں۔ یہی صورت اسی ادب اور سلوک سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ماں اپنے بچوں کے باپ سے کرتی ہے۔ گویا ماں کا مقام بلند کرنا باپ کے اختیار میں ہے۔ اور باپ کا مقام بلند کرنا ماں کے اختیار میں ہے۔ اور اگر دونوں کا مقام بلند ہو جائے۔ تو پھر بچوں کی تربیت طبعی سامانوں یعنی خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ سامانوں سے ہونے لگتی ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد میں کھلی کھلی رہنمائی بھی ہے۔ حضور علیہ السلام نے یہی نہیں فرمایا۔ کہ تم عورتوں سے حسن سلوک کرو۔ بلکہ یہ بھی بتا دیا۔ کہ حسن سلوک کہتے کسے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن سلوک وہ ہے۔ جو میں اپنے اہل سے کرتا ہوں۔ اور یہی تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ ہے۔ اور یہاں حضورؐ کے مخاطب مرد ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نصیحت کی ضرورت مردوں کو زیادہ ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۵)

(بقیہ صفحہ ۵)

...اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین رکھتے ہوں۔ حق الیقین کے معنی یہ ہیں۔ کہ ان کا ایمان "ہونا چاہیئے" سے بلند ہو کر "ہے" کے درجہ پر پہنچ گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ کسی شے پر ایسا ایمان اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اس کو ذاتی طور پر محسوس کریں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کو اس طرح محسوس کرانے کے لئے قرآن کریم میں طریقے بتائے ہیں۔ جن کو ہر انسان زیر عمل لا کر حسب وسعت فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

یہ چیز ہے جس کو موجودہ تمام اسلامی تحریکیں سوا احمدیت کے نظر انداز کر رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے، کہ وہ سیاست کو ہی دین کا اوڑھنا اور بچھونا سمجھتی ہیں۔ اور اسلامی دنیا میں فساد فی الارض کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ اور غیر اسلامی دنیا میں اسلام کی طرف رغبت دلانے کی بجائے اس سے نفرت کے جذبات ابھار رہی ہیں۔ اور ایسے افراد کو بھی جو عقلاً اسلام کے قریب ہو چکے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ متاثر نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اپنے کردار سے ان کے دلوں میں شکوک پیدا کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے جلسۂ سالانہ ۱۹۵۶ء کی مختصر روئیداد

۲۷؍دسمبر ۱۹۵۶ء کے پہلے اجلاس کی کارروائی

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷؍دسمبر ۱۹۵۶ء کو پہلا اجلاس ٹھیک سوا نو بجے صبح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو جامعہ احمدیہ کے معلم الحفاظ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعدہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طالب علم بشیر احمد نے ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے صدارتی ارشادات

پروگرام کے مطابق اس اجلاس میں سب سے پہلے صوبائی امیر مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے وفات مسیح (زندگی بعد از واقعہ صلیب) کے موضوع پر تقریر فرمانا تھی۔ صدر جلسہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے اس موضوع کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب جس مضمون کے متعلق ابھی آپ کے سامنے تقریر فرمائیں گے۔ وہ بہت اہم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دنیا میں مبعوث ہو کر جو کام سرانجام دینے تھے ان میں سے ایک اہم کام کسر صلیب ہے سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر نہیں چڑھے بلکہ جیسا کہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ اور وہ (خود اپنے قول کے مطابق یوحنا ۱۰؍۱۶ و ۱۷) فلسطین سے ہجرت کر کے بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر چلے آئے اور یہاں ان قبائل کو راہ راست پر لا کر فوت ہو گئے۔ تو پھر عیسائیت کے کسی عقیدے کی کوئی بنیاد نہیں رہتی۔ کیونکہ موجودہ عیسائیت کی تمام تر بنیاد مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے جانے کے عقیدے پر ہے۔ جب فی الحقیقت ایسا ظہور میں ہی نہیں آیا۔ بلکہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے جانے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر گئے۔ تو موجودہ عیسائیت کی بنیاد کیسے برقرار رہ سکتی ہے۔ اس سے آپ سمجھ لیں گے کہ آج کا مضمون کسر صلیب کے سلسلہ کا ایک اہم جزو ہے۔

ان ارشادات کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ اب مکرم مرزا عبد الحق صاحب احباب کے سامنے اس اہم موضوع پر تقریر فرمائیں گے

وفاتِ مسیح (زندگی بعد از واقعہ صلیب)

وفات مسیح کی اہمیت محترم مرزا عبد الحق صاحب نے تقریر کے آغاز میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے صدارتی ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو مزید واضح کیا۔ کہ وفات مسیح کا عقیدہ جہاں عیسائیت کی موت پر دلالت کرتا ہے وہاں اس میں احیائے اسلام کا پورا سامان موجود ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے مشہور پادری زویمر کی عربی تصنیف "التبشیر العجیب" کا حوالہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر مسیح کے جی اٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کا عقیدہ غلط ہے تو ہماری ساری عیسائیت باطل ہو جاتی ہے۔ نیز آپ نے ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع شدہ لندن مشن کی ایک تبلیغی رپورٹ میں سے انٹر یونیورسٹی فیلوشپ آف لندن کے سکرٹری جنرل سر کرل ٹینڈن کے حسب ذیل الفاظ پڑھ کر سنائے:۔

ترجمہ:۔ "اگر مسیح کی وفات سے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ درست ہے تو پھر عیسائیت باقی نہیں رہ سکتی اگر فی الواقعہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو پھر عیسائیت کی ساری بنیاد ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسی صورت میں عیسائیت کی تمام عمارت کا زمین پر آ رہنا یقینی ہے۔"

ادھر پولوس بھی کہتا ہے کہ "اگر مسیح جی نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے" (کرنتھیوں ۱۵؍۱۴) یہ حوالہ جات پیش کرنے کے بعد آپ نے فرمایا اس سے وفات مسیح کے مسئلہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ مسیح کے وفات یافتہ ثابت ہونے کے ساتھ درحقیقت احیائے اسلام وابستہ ہے کیونکہ اس سے اسلام عیسائیت پر غالب آتا ہے اور خدا کے فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا دروازہ کھلتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے

اناجیل میں آسمان پر جانیکا ذکر الحاقی ہے بعدہ آپ نے ان واقعات کا ذکر کیا جو مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق اناجیل میں بیان ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر اناجیل میں صرف چار جگہ آتا ہے ایک مرقس ۱۶؍۱۱ میں دوسرے لوقا ۲۴؍۵۰-۵۱ میں تیسرے یوحنا ۳؍۱۳ میں اور چوتھے اعمال ۱؍۹-۱۱ میں۔ اناجیل کے جو قدیم نسخے برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں اول الذکر تین حوالے موجود نہیں ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن" کے نام سے انجیل کا جو نیا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں مرقس، لوقا اور یوحنا کی مذکورۃ الصدر آیات کو متن سے خارج کر دیا گیا ہے۔ البتہ رسولوں کے اعمال میں مسیح کے آسمان پر جانے کا جو ذکر ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے گو اس متوقع تبدیلی کی بنیاد پڑ چکی ہے کیونکہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں زیر لفظ بائیبل ایک نوٹ دیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جس شخص نے لوقا کے آخر میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر شامل کیا ہے اسی نے یہاں بھی اس کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس طرح اگر دیکھا جائے تو جدید تحقیق کے نتیجے میں خود عیسائیوں کے ایک بہت بڑے طبقہ نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اناجیل میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر سراسر الحاقی ہے۔ کیونکہ ابتداءً اناجیل میں اس کا کوئی ذکر موجود نہیں تھا۔

اس ضمن میں آپ نے اس مشہور تاریخی دستاویز کا بھی ذکر کیا جو مکتوب اسکندریہ کے نام سے مشہور ہے اور The Crucifixion by an eye witness کے نام سے جس کا انگریزی میں ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس قدیمی دستاویز میں صاف مذکور ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ زندہ اتار لئے گئے تھے اور بعد میں علاج معالجہ کے بعد وہ صحتیاب ہو گئے تھے۔

مسیح علیہ السلام کا سفر کشمیر آپ نے دوران تقریر میں واقعہ صلیب کی بعض ایسی تفصیلات بیان کرنے کے بعد جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت ہوتا تھا۔ فلسطین سے آپ کی ہجرت اور سفرِ کشمیر پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں یورپی مصنفین کی اس تحقیق کا خاص طور پر ذکر کیا کہ بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل افغانستان تبت اور کشمیر میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ اور یہ کہ بائیبل کی رو سے ان کو ہدایت کی راہ پر لانا حضرت مسیح علیہ السلام کے فرائض منصبی میں شامل تھا۔ اس ضمن میں آپ نے یورپی مصنفین کی تحقیق کے علاوہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی تاریخی کتب سے متعدد حوالے پیش کئے جن سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر میں تشریف لائے۔ اور ایک عرصہ تک یہاں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے بعد یہیں فوت ہوئے اور محلہ خانیار سری نگر میں ان کی قبر آج تک موجود ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بقیہ صفحہ (۲) لیڈر

اس طریق کار سے اصل حقیقت منکشف ہونے کی بجائے اس کے اور بھی اوجھل ہونے کا امکان ہے

اصل سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو رسالت کی حقیقت سے کس طرح آشنا کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں انہیں یہ کس طرح سمجھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے شروع ہی سے ایسے منتخب انسان بھیجے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ نہ صرف ایسے اصول دیتا رہا ہے بلکہ اپنے زندہ خدا ہونے کا ثبوت مہیا کرتا رہا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلامی شریعت مکمل ہے اور اس میں زیادتی کی اب کوئی گنجائش باقی نہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ اسلامی شریعت عقل کی کسوٹی پر بھی کامل ہی اترتی ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا کوئی قانون اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن دنیا کو قائل کرنے کے لئے اتنی ہی بات کافی نہیں ہے۔ یہ چیز تو صدیوں کے صحیح اور لگاتار عمل سے ہی تمام دنیا پر واضح ہو سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کا آغاز کس طرح ہو اور کون آغاز کرے۔ ظاہر ہے کہ اس کا آغاز وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کا اس پر پورا ایمان ہو۔ ایسا ایمان جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان تھا۔ جنہوں نے سب سے پہلے آغاز کیا۔ اور چند ہی سالوں میں اسکو تجربہ کی کسوٹی پر کس کر دکھا دیا۔

امید ہے کہ تبصرہ نگار اور آپ کے ہم خیال اس بات میں ہم سے متفق ہوں گے کہ ایسا ایمان اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلئے کامل شریعت کو دنیا کی تجربہ گاہ میں کامل عیار ثابت کرنے کے لئے پہلی شرط یہی ہے کہ اسکو عمل کی تجربہ گاہ میں ثابت کرنے والے

(باقی صفحہ ۲ پر)

وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ

قرآن کریم میں ہے وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (مائدہ) اے مسلمانو! نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ یہ ایسا واضح الٰہی ارشاد ہے کہ کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہوا اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ مگر جب عمل کا وقت آئے تو اس ارشاد کے خلاف عمل کیا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نماز روزہ کی تلقین ہو یا چندہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہو یا لڑکیوں اور عورتوں کو ترکہ سے حصہ دینے کی نصیحت ہو رہی ہو۔ یا بدگمانی۔ غیبت سے روکا جا رہا ہو۔ الغرض امر بالمعروف ہو یا نہی عن المنکر کی صورت ہو ایسے مواقع پر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بالعموم نیکی کے کاموں کی تلقین پر معترضین کی امداد کرتے ہیں اور پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی حکم کے مطابق نیکی اور تقویٰ کے کاموں کی تلقین پر امداد ہونی چاہیئے۔ اگر اصل اسلامی حکم کا احیاء ہو جائے اور احباب تعاونوا علی البر والتقویٰ الخ کو ولا تعاونوا علی البرّ والتقویٰ وتعاونوا علی الاثم والعدوان کی صورت میں نہ پڑھیں اور صحیح معنوں میں کام شروع ہو جائے تو تھوڑے وقت میں بہت بڑی کامیابی ہو سکتی ہے اور اسلامی ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ فافہم

ناظر اصلاح وارشاد

انتظام پہرہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے

بعض احباب تقدیر اور تدبیر کے مفہوم کو نہ سمجھتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے انتظام پہرہ پر معترض ہوتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تقدیر خدا تعالیٰ کا قانون ہے وہاں تدبیر بھی خدا کا حکم ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔

"فِرَّ من المجذوم کما تفرّ من الاسد"

اس نظریہ کے لئے شاہد ناطق ہے۔ علاوہ ازیں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی تدبیر سے کام لیتے تھے چنانچہ عبداللہ ابن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا آپ فرماتی تھیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بے خوابی اور شب بیداری کی تکلیف تھی۔ جب آپ مدینہ پہنچے " قال لیت رجلاً صالحاً من اصحابی یحرسنی اللیلۃ " فرمایا کیا کوئی نیک شخص میرے صحابہ میں ہے جو رات کو ہمارا پہرہ دے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ادھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس خواہش کا اظہار کیا ادھر اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ فرمایا کون ہے؟ تو جواب میں کہا گیا کہ میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ جئت لاحرسک میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضور کا پہرہ دوں آنحضرت صلعم یہ معلوم کر کے سو گئے۔

(کتاب الجہاد باب الحراستہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۸)

اس حدیث سے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی بخاری شریف میں منقول ہے۔ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا بھی صحابہؓ پہرہ دیتے تھے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ آنجناب نے پہرہ کی خواہش فرمائی۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں وارد ہے کہ

والله یعصمک من الناس

کہ اے محمد رسول اللہ تجھے خدا لوگوں سے بچائے گا۔ اس حدیث سے وہ دوست جو سلسلہ احمدیہ کے انتظام پہرہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں سمجھ سکتے ہیں کہ پہرہ کا انتظام خدا تعالیٰ کے نیک اور مقدس لوگوں کی نیکی اور تقویٰ کی زندگی کے خلاف نہیں ہے۔ نیز خلفائے راشدین کی شہادت کے واقعات تو اور بھی اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ مقدسین کا پہرہ وحفاظت ایک ضروری امر ہے تاکہ ان کے وجودوں سے دیر تک استفادہ ہو سکے۔ حدیث لا یلدغ المؤمن من حجر واحد مرتین کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا بھی انتظام پہرہ کے خلاف اعتراض کو رد کرتی ہے۔ کیونکہ خلفاء راشدین کی شہادت کے واقعات کے بعد بھی مقدسین کا پہرہ مقرر نہ کرنا دانشمندی کے خلاف ہے فافہم۔ (قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

دعا

درخواست:۔ مکرم قاضی محمدؐ صاحب سابق کاتب "الفضل" پاؤں میں ورم کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (فضل الرحمٰن نعیم ربوہ)

اعلانات نکاح

(۱) میرے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے کا نکاح سعیدہ فرخندہ رشید بنت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ کے ہمراہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں مؤرخہ ۳۰ دسمبر ۵۶ء کو بعد نماز ظہر دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت مبارک کرے آمین۔

(چوہدری) عنایت اللہ بی۔ ایس۔ اے
اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر مظفر گڑھ

(۲) چوہدری عبدالقدیر سعید ولد صوبیدار عبدالوہاب ساکن کوٹ کوڑا تحصیل وضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ مبارکہ بیگم بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب ساکن کوٹ کوڑا تحصیل وضلع سیالکوٹ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ پر حضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مسجد مبارک میں مؤرخہ ۲۹/۱۲/۵۶ کو پڑھا۔ احباب کرام فریقین کے لئے دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس نکاح کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے آمین

صوبیدار عبدالوہاب ساکن کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ

سہ ماہی نصاب برائے خدام الاحمدیہ

جملہ خدام مطلع رہیں کہ ۳۱ جنوری تک خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب " احادیث الاخلاق " مقرر کی جاتی ہے۔ یہ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ سے مل سکتی ہے۔ مجلد کی قیمت ایک روپیہ اور غیر مجلد کی قیمت بارہ آنہ۔ جو دوست ۲۰ یا ۲۰ سے زائد کتب منگوائیں گے انہیں پندرہ فی صدی رعایت دی جائے گی۔ یہ کتاب خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا حدیث کا نصاب ہے۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے پروگرام اور اخلاق سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی اس کتاب کا مطالعہ خدام کے لئے ضروری ہے کہ یہ تربیتی کلاس کا نصاب بھی ہے۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کوئی دوست ذیل کے موصی احباب کے موجودہ ایڈریس سے علم رکھتے ہوں یا موصی احباب اس اعلان کو خود پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری خط وکتابت کرنی ہے۔

نمبر وصیت	نام	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۱۱۶۵	ملک نذیر احمد صاحب	ملک محمد طفیل صاحب	فیض اللہ چک ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۲۳۷۶	عبدالغفور صاحب	چوہدری حسن دین صاحب	محلہ وزیر پورہ سیالکوٹ
۱۲۳۵۲	غلام محمد صاحب	عبدالرحمٰن صاحب	ماڑی کرم سنگھ والی میر پور سندھ

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

گمشدہ بستر

مؤرخہ ۳۰/۱۲/۵۶ کو جناب ایکسپریس میں انٹر کلاس کے ڈبہ میں ایک بستر گم ہو گیا ہے۔ یہ سفید کھیس میں لپیٹا ہوا تھا اور رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس میں مندرجہ ذیل چیزیں تھیں ایک رضائی چھینٹ۔ ایک کمبل پر انا کا غانی۔ ایک کھیس سفید۔ ڈورے سیاہ۔ ایک اکہری دوہتی۔ ایک دھوتی۔ ایک سبز رنگ کا تولیہ جس میں سبز رنگ کی چائے دانی تھی ایک تکیہ مع غلاف۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

پتہ:۔ چوہدری محمد اکرم خان چھیدر چک ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

ولادت

ملک منور احمد صاحب واقف زندگی ریسرچ سکالر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند کا مؤرخہ ۲۶/۱۲/۵۶ کو عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

نوٹ: ملک منور احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزا (مینجر الفضل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینجر)

کراچی میں گذشتہ سال ایکسائز جرائم میں نمایاں کمی ہوئی ہے

پولیس کی احتیاطی تدابیر کے بہتر نتائج

کراچی ۲ر جنوری ایکسائز پولیس کے مہیا کردہ اعداد و شمار کے مطابق سال ۱۹۵۶ء میں آبکاری کے جرائم میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ اس سال کے دوران میں بیرہ سو افراد کے قبضے سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی مالیت کی ناجائز منشیات پر قبضہ کیا گیا ہے۔

اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ ایکسائز پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں سے افیون پوست، شراب۔ شراب تیار کرنے کی بھٹیوں وغیرہ پر قبضہ کیا ہے۔

اس سال پولیس نے ایکسائز کے ایک ہزار دوسو ۹۸ مقدمات درج کئے ۱۹۵۵ء میں پولیس نے ایسے ایک ہزار چار سو انیس مقدمات درج کئے تھے۔ یہ مقدمات چار من چرس، دو من تیس سیر افیون وغیرہ کے بارے میں تھے۔

اس سلسلہ میں جن افراد کو گرفتار کیا گیا ان میں بعض ایسے بھی تھے جو سمگلنگ میں بہت شہرت رکھتے تھے اور ان کے عالمی سمگلروں کے گروہوں کے ساتھ تعلقات قائم ہیں۔ جن کی سرگرمیاں پوری دنیا میں جاری رہتی ہیں وفاقی دار الحکومت میں ناجائز منشیات کو زیادہ تر چترال، چین اور بلوچستان سے لایا جاتا ہے اور یہاں سے انہیں ہوائی اور بحری راستوں کے ذریعے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

پولیس نے اس سلسلے میں کئی ایک احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ ایک بار جس شخص کو گرفتار کیا گیا اس کی خفیہ طور پر تصویر لے لی گئی۔ اور اس پر سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس کی نگرانی عائد کر دی گئی اور اس طرح شہر میں ناجائز منشیات کا کاروبار کرنے والے افراد کا کامیابی سے پتہ چلتا رہا ہے۔

مصری سفیر علاج کیلئے قاہرہ آئے ہیں

قاہرہ ۲ر جنوری۔ مصر کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ عراق سے مصری سفیر کی قاہرہ میں آمد کی کوئی سیاسی وجہ نہیں ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عراق میں متعینہ مصری سفیر مسٹر توفیق قاہرہ میں علاج معالجے کے لئے آئے ہیں۔ اس سے قبل مصری اخبارات نے خبر دی تھی کہ مصری سفیر اپنی حکومت سے صلاح و مشورہ کے لئے قاہرہ آئے ہیں۔

گھوڑوں اور مویشیوں کی نمائش

بہاولپور ۲ر جنوری۔ رحیم یار خان کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں گھوڑوں اور مویشیوں کی نمائش کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ محکمہ زراعت محکمہ دیہی امداد اور محکمہ صنعت باہمی تعاون سے اس نمائش کو زیادہ وسیع اور ہمہ گیر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ بہاولپور ڈویژن میں یہ اپنی قسم کی پہلی نمائش ہوگی۔ اس موقعہ پر ایک آل پاکستان ہاکی ٹورنامنٹ کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے سنا ہے کہ اس میں بھارت اور ایران کی ٹیمیں بھی شرکت کریں گی معلوم ہوا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کو نمائش کے افتتاح کے لئے دعوت دی جائے گی۔

بہار کے سترہ کارخانوں میں ہڑتال کا فیصلہ

پٹنہ ۲ر جنوری۔ بھارتی صوبہ بہار میں لکھا منڈ کے ۲۶ میں سے سترہ کارخانوں کے پچیس ۲۵ ہزار ملازموں نے نوٹس دیدیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ۱۱ر جنوری سے عام ہڑتال کر دیں گے۔

ان مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہوں کے گریڈ از سر نو مقرر کئے جائیں۔ بونس دیا جائے اور درجوں کا تعین کیا جائے۔

مسٹر سعید حسن کے اعزاز میں الوداعی دعوت

کراچی ۲ر جنوری مرکزی وزارت اقتصادیات نے اپنے سیکرٹری مسٹر سعید حسن کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی۔ آپ کو پلاننگ بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے اور آج سے آپ اپنے نئے عہدے کی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں۔ کینیڈا کے ہائی کمشنر متعینہ پاکستان کے علاوہ کئی ایک اعلیٰ حکام نے دعوت میں شرکت کی۔

درخواست دعا

میرے ماموں سعید احمد خاں صاحب اور سیئر نے ایک محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب سے التماس ہے کہ انکی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ایے ایس ملک ربوہ

شاہ جاپان کے نام پیغام تہنیت

کراچی ۲ جنوری صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے جاپان کے اقوام متحدہ کا رکن بن جانے پر شاہ جاپان کے نام پیغام تہنیت بھیجا ہے۔

بوڈاپسٹ میں نیا سال گولیوں کی بوچھاڑ سے شروع ہوا

روسی ٹینک پارلیمنٹ کی عمارت سے ہٹائے جا رہے ہیں

بوڈاپسٹ ۲ر جنوری۔ ہنگری کے دار الحکومت بوڈاپسٹ میں نئے سال کا آغاز مشین گنوں کی گولیوں سے ہوا۔ جب کہ نصف شب کے بعد شہر کے مختلف حصوں اور ڈینیوب کے دونوں کناروں سے مشین گنوں کی مسلسل فائرنگ اور رائفلوں کی گولیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں

مبصرین کے خیال کے مطابق فی الحال یہ فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ یہ فائرنگ نئے سال کی خوشی میں ہوئی یا ایسی جھڑپیں ہوئیں جن میں فائرنگ کرنی پڑی۔ بتایا گیا ہے کہ بہت زیادہ فائرنگ نہیں کی گئی ہے

اس سے پہلے کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ یہاں پارلیمنٹ کی عمارت کے آس پاس سے روسی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں کل منتشر ہو گئیں ہیں اور اب عمارت کے قریب کوئی ٹینک وغیرہ موجود نہیں ہے۔ دریں اثنا ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار نے لکھا ہے کہ روسی افواج کی موجودگی عوام کی قومی برتری کی حفاظت کر رہی تھی۔ بتایا گیا ہے۔ کہ روسی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں ہر روز رفتہ رفتہ کم ہوتی رہیں۔ لیکن گذشتہ رات چار ٹینک اور اتنی ہی بکتر بند گاڑیاں عمارتوں کے کونوں پر کھڑی دیکھی گئی ہیں۔

بھارتی مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم کے نئے دور کا آغاز

جہلم ۲ر جنوری۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت نے احکام جاری کئے ہیں جن کے تحت نام نہاد دستور ساز اسمبلی کے آئین کے خلاف احتجاجی مظاہروں اور جلسے جلوسوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ آئین ۲۶ر جنوری کو نافذ کیا جا رہا ہے

بخشی حکومت نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ نام نہاد آئین کے خلاف احتجاجی مظاہروں اور جلسوں کے بارے میں انتہائی سخت رویہ اختیار کرے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل سیاسی کارکنوں نے آئین کے خلاف مظاہرے کئے تھے جن کی وجہ سے ان احکام کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں جموں اور کشمیر میں حال ہی میں کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اور ۳۰ بعض سیاسی کارکنوں کو بخشی پولیس نے انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جس سے اموات واقع ہونے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اگر ۲۶ جنوری کو اقوام متحدہ نے بھارتی دست برد پر تیار کئے گئے آئین کے نفاذ کو نہ روکا تو یہ دن کشمیر میں خونریزی کی المناک یادگار ثابت ہوگا

شراب کشید کرنے کے الزام میں گرفتاری

کراچی یکم جنوری کراچی ایکسائز پولیس نے ایک ایڈووکیٹ کے چپڑاسی عطائی خان کو ڈرامائی انداز میں گرفتار کیا ہے۔ اس پر یہ الزام ہے کہ یہ چھپ کر بنک آف انڈیا بلڈنگ کی تیسری منزل پر واقع وکیل صاحب کے ایک دفتر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں برانڈی بنایا کرتا تھا۔

اعلان رشتہ

ایک احمدی خاندان کی لڑکی کے لئے جو اسال بی اے کا امتحان دے گی۔ کسی برسر روزگار تعلیم یافتہ مخلص احمدی نوجوان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

الف۔ معرفت نظارت امور عامہ ربوہ

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی توسیع اشاعت کیلئے عملی اقدام

حضور نے جماعت کے انگریزی ماہ نامہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی توسیع اشاعت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش تھی کہ اس رسالہ کے دس ہزار خریدار ہوں۔ افسوس ہے کہ اس خواہش کو ہم اب تک پورا نہیں کر سکے۔ اب میں حضرت صاحب کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے محض تحریک کی بجائے ایک عملی قدم تجویز کرتا ہوں اور اس سلسلے میں رسالہ کے ایڈیٹر صاحب کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ رسالہ تین ہزار کی تعداد میں چھپوانا شروع کر دیں اور اس کی قیمت کم کر دیں یعنی پاکستان اور ہندوستان میں سالانہ چندہ ۲/۸/۰ روپے کر دیں اور غیر ممالک میں اس کا چندہ صرف اتنا رہنے دیں جس سے اس کی ڈاک کا خرچ نکل سکے۔ اس کے اخراجات کچھ تو میں صدر انجمن اور تحریک جدید سے لے کر اور کچھ جماعت میں تحریک کر کے مہیا کر دوں گا۔ اس طرح ہم کوشش کریں گے کہ اگلے چھ ماہ تک یہ رسالہ چھ ہزار کی تعداد میں چھپنے لگے اور اگلے جلسہ سالانہ تک ہم اس کے دس ہزار خریدار ہو جانے کا اعلان کر سکیں۔ غرض میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک سال کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو ضرور پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ترجمۃ القرآن اور تفسیر

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم کے ترجمہ کا جو کام میں نے شروع کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مکمل ہو چکا ہے۔ اسی طرح تفسیر کی ایک اور جلد بھی تیار ہے جو امید ہے کہ آئندہ شوریٰ تک چھپ جائے گی۔ یہ جلد کم و بیش پانچ سو صفحات پر مشتمل ہو گی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو کم از کم تین مرتبہ میری کتب پڑھنی چاہئیں۔ اس سے دوست ان کتب کی اہمیت کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ در اصل میں نے بھی ان کتب کا ذکر محض ثواب حاصل کرنے کے لئے کر دیا ہے ورنہ ایک سچے احمدی کے لئے تو انہیں خریدنے کی تحریک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسے تو ان کتب کے خریدنے اور پڑھے بغیر اطمینان ہی نہیں ہو سکتا۔

جماعت کی مصنوعات خریدنے کی تحریک

فرمایا۔ جو مصنوعات جماعت کی طرف سے تیار ہوتی ہیں ہمارے دوستوں کو کوشش کرنی چاہئیے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ خریدیں مجھے یاد ہے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے والد مرحوم چوہدری نصر اللہ خانصاحب بتایا کرتے تھے کہ میں سارا سال اس خیال سے کپڑا نہیں خریدتا تا کہ قادیان جا کر خریدوں گا اب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ اپنے کپڑے سلوانے بھی قادیان سے ہی تھے۔ در اصل یہی روح ہر احمدی میں ہونی چاہئیے۔

فضل عمر ریسرچ

حضور نے فضل عمر ریسرچ کی مصنوعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ریسرچ نے ایک بوٹ پالش "شائنو" کے نام سے تیار کیا ہے جس کی کثرت سے تعریف ہوئی ہے۔ اسی طرح اس نے ایک "نائٹ لائٹ" ایجاد کیا ہوا ہے پھر چھوٹے بچوں کے لئے ایک گرائپ واٹر بھی تیار کیا ہے۔ احمدی ڈاکٹروں کو چاہئیے کہ اس کا تجربہ کریں۔ اگر مفید ثابت ہو تو سرٹیفکیٹ دیں۔ اگر ہماری جماعت کے دوست سلسلہ کی مصنوعات کی طرف توجہ دیں تو تھوڑے ہی دنوں میں یہ اپنے ملک کے علاوہ باہر کے ملکوں میں بھی مقبول ہو سکتی ہیں۔

رسالہ تشحیذ الاذہان اور اخبار المصلح

فرمایا۔ ربوہ سے احمدی بچوں کے لئے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمارے کراچی کے نوجوان وہاں سے اخبار المصلح شائع کر رہے ہیں میں اس رسالہ اور اخبار دونوں کو چلانے والوں سے کہتا ہوں کہ وہ انہیں ایسا بنائیں کہ دوست دیکھ کر خود بخود انہیں خریدیں

زمیندار احباب سے خطاب

حضور نے زمیندار احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے عرصہ ہوا تحریک کی تھی کہ اگر احمدی زمیندار اپنی زمین میں سے ایک کنال میں خدا کے نام پر بونا شروع کر دیں اور اس حصہ کی آمد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیں تو اس سے ان کی باقی زمین میں بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈال دیگا افسوس ہے کہ زمیندار دوستوں نے میری اس تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اس لئے اب میں انہیں پھر یاد دہانی کراتا ہوں۔

مصر نے برطانیہ سے ۱۹۵۴ء کا معاہدہ منسوخ کر دیا

بین الاقوامی اعتماد کو اور ٹھیس لگے گی "سفارتی مبصروں کا ردِ عمل"

قاہرہ ۳ جنوری۔ صدر ناصر نے کل رات ۱۹۵۴ء کے برطانوی مصری معاہدہ کی تنسیخ کا اعلان کر دیا۔ اس معاہدہ کی رو سے برطانیہ کو بعض ہنگامی صورتوں میں اپنی فوجیں دوبارہ سویز میں لانے کا اختیار دیا گیا تھا۔

سفارتی مبصروں نے صدر ناصر کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مصر کے اس اقدام سے بین الاقوامی اعتماد کو اور ٹھیس پہنچ گئی ہے۔

برطانوی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا "صدر ناصر کے اعلان سے قبل برطانوی حکومت کو اس فیصلہ سے آگاہ نہیں کیا گیا"۔ باخبر حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ نہر سویز کے آئندہ انتظام کے بارے میں جو بات چیت ہونے والی ہے۔ اس کے سلسلے میں مصر کا فیصلہ بد شگون ثابت ہو گا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۳ جنوری۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ ربوہ میں تین ہفتہ قیام فرمانے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد کل مورخہ ۲ جنوری ۱۹۵۷ء کو ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے وہاں سے آپ کراچی جائیں گے۔ اور پھر وہاں سے بیروت ہوتے ہوئے ہیگ [illegible]

۴ گوپال پاڑہ پاور سٹیشن کھلنا میں قائم ہونے والے پٹ سن کے ایک کارخانہ کو بھی بجلی مہیا کرے گا۔

درخواست دعا

"میری والدہ صاحبہ جو ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ آجکل لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو چار روز سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے"
بشیر احمد رفیق بی اے موضع محب بانڈہ براستہ پبی ضلع پشاور

لندن میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کا اپریشن

لندن (بذریعہ تار) امام مسجد لندن مکرم مولود احمد خانصاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کا مورخہ یکم جنوری ۱۹۵۷ء کو ہسپتال میں [illegible] کا اپریشن ہوا ہے۔ مکرم ساقی صاحب کی حالت تسلی بخش ہے۔ احباب کرام آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کینیڈا بیس لاکھ ڈالر کی امداد دے گا

کراچی ۳ جنوری۔ پاکستان اور کینیڈا ۵ جنوری کو ڈھاکہ میں ایک معاہدہ کے مسودے پر دستخط کریں گے اس کی رو سے حکومت کینیڈا کھلنا میں گوپال پاڑہ پاور سٹیشن کے لئے بیس لاکھ ڈالر کی امداد دے گی۔

پاکستان کی طرف سے وزیر صحت مسٹر عبد الخالق اور کینیڈا کی طرف سے اس ملک کے وزیر صحت پال مارٹن معاہدے پر دستخط کریں گے۔ ۴